

## شبیر تیری مظلومی پر تا حشر یہ غم ہوئیگا

شبیر تیری مظلومی پر تا حشر یہ غم ہوئیگا  
 انسان تو آخر انسان ہیں پتھر بھی توجھے مروئیگا  
 عباس سا بھائی بیچھڑا ہیں کیونہ خم نہ کر ہو سرور کی  
 وعدہ تھا سکینہ سے پانی وہ بھر کر ابھی ائیگا  
 اُس باپ سے پوچھو تو آخر نیزہ جو نکالا سینے سے  
 کس طرح جوان کی میت کو کاندھے پہ اٹھالائیگا  
 سرور نے کہا اے بانو تیرا وہ جھولنے والا مارا گیا  
 ننھی سی لحد میں وہ تیرا معصوم پسر سوئیگا  
 جاتے ہیں شہدیں مقتل میں گھرام حرم میں برپا ہیں  
 زینب سے جدا ہو کر بھائی پھر لوٹ کے نہ ائیگا  
 جبریل نے شہ سے روکے کہا مرضی ہیں خدا کی سر ہو فداء  
 اب سجدہءِ آخر میں شہ کا سرتن سے جدا ہوئیگا

روکر یہ سکنہ کہتی تھی کب لوٹ کر بابا اوئیگے  
 اب رات کو رن میں کون بھلا سینے پہ تیرے سوئیگا  
**عابد** یہ حسینی داعی کا اعجاز نہیں تو پھر کیا ہیں  
 اِک انسون کے بدلے میں جنّہ وہ رونی جزاء پائیگا

